چھوے پانی پیئے اسکو باز نہ رکھنا۔ اس اونٹنی کا وجود قیامت کے قریب ہونے پر دال تھا ثمود نے حضرت صالح علیہ السلام کے قول کو رد کردیا۔ آخر قدرا بن سالف اور اس کے دوستوں نے اونٹنی کو مار ہی ڈالا۔ تھوڑے لوگوں کے کرنیسے تمام لوگ خوش ہوئے اور اس شعر کے مصداق بن گئے ؎

چوں از قومے یکے بیدانشی کرد ✤ نہ کہ را منزلت ماند نہ مہ را

جس وقت حضرت صالح علیہ السلام کو اس واقعہ کی خبر موصول ہوئی تو آپ نے فرمایا اب تم پر جلد عذاب آنے والا ہے لیکن اگر تم اس کے بچہ کو پکڑ لوگے اور اس کو حفاظت سے رکھوگے تو عذاب الہی سے بچ جاؤگے بچہ اپنی ماں کو دیکھکر پہاڑ کی طرف بھاگ گیا اور پہاڑ کے اندر گھس گیا۔ حضرت صالح علیہ السلام کو سخت افسوس ہوا اور لوگوں سے کہا کہ تم نے خود اپنے اوپر مصیبت لی ہے تم تین دن میں ہلاک ہوجاؤگے پہلے دن تمہارے چہرے زرد ہوجائینگے۔ دوسرے دن سرخ ہوجاوینگے۔ تیسرے دن سیاہ ہوجائینگے چنانچہ خود ان کو آثار معلوم ہونے لگے۔ قدرا نے کہا کہ تیسرے دن کے آنے سے پہلے حضرت صالح علیہ السلام کو مار ڈالو جو کہ باعث عذاب بنے ہیں وہ اپنے دوستوں کو ساتھ لیجاتا ہے حکم الہی سے حضرت صالح علیہ السلام کو فرشتہ آکر بچالیتے ہیں۔ واما ثمود فھدینا ھم فاستحبوا العمی علی الھدی فاخذتھم صٰعقۃ العذاب الھون بما کانوا یکسبون ہم نے قوم ثمود کو ہدایت دی لیکن انہوں نے ضلالت کو ہدایت پر ترجیح دی۔ اسی وجہ سے ان کو عذاب الہی نے گرفتار کرلیا۔ سب بھاگتے ہیں کوئی کنوئیں میں گر جاتا ہے۔ کسی کا سر دیوار سے لگ کر پھٹ جاتا ہے حتی کہ سب جہنم رسید ہوتے ہیں۔ گمراہی اختیار کرنا یہ ہلاکت کا سبب بنا۔

اسلام جب آیا تو ثمود کا نام و نشان نہ تھا۔ سب ہلاک ہوچکے تھے ہم کو چاہیئے کہ ہم سب اس سے سبق کامل حاصل کریں اور ہم وہ کام کریں جس سے خدا راضی ہو۔ فانظر کیف کان عاقبۃ مکرھم انا دمرنٰھم وقومھم اجمعین۔ فتلک بیوتھم خاویۃ بما ظلموا ان فی ذالک لایۃ لقوم یعلمون ؎

کافراں از بت بیجاں چہ توقع دارید ✤ باری آں بت بپرستید کہ جانے دارد

تہنیت سالِ نو

(مولوی محمد ادریس صاحب آزاد اعظمی متعلم رحمانیہ)

اب بہار نو میں رکھتا ہے محدث پھر قدم ✤ پھر گذشتہ شان سے ہے اہل عالم پر کرم

مخزنِ قرآن ہے اور قاسم علم حدیث ✤ نام سے ہوتی ہے ظاہر شان نبوی دمبدم

یا کہا جائے اسے ہر علم کا ماہ کمال ✤ یا کہ لہراتا ہوا تبلیغ ملت کا علم

ہے دعا آزاد کی اب اس رسالہ کے لئے ✤ حشر تک جاری رہے دنیا میں با حسن و کرم